The Journal of Arts, Sociology and Humanities

Vol 1 No 1 Oct 2023

The Journal of Arts, Sociology and Humanities (The JASH)

thejash.org.pk

principal@thejash.org.pk

Instructions regarding the natural environment: In the Qur'an and Sunnah and The relics of the Companions

قرآن وسُنت اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں قُدرتی ماحول کے حوالے سے ہدایات

ناصرہ شریف

Absract

Allah Ta'ala made man the best of all creations in the universe and made all the creatures around him subordinate to this man called “Ahsan al-Khalaqeen”. All these together make up the human environment. It is extremely important for this environment to be healthy and safe. Today, the situation is that this environment is facing endless internal and external threats. Environmental pollution is one of the major problems of the world and protection from this and other such threats is also to be done by this human being.

In this regard, the environment can be kept clean by keeping Islamic teachings in mind. If Islamic principles and code of life are adopted, the problems of environmental pollution can be dealt with. This international threat can be promoted and dealt with.

Where Islam offers solutions to other problems, it also provides a universal plan of action for the protection of the natural environment and the elimination of all kinds of pollution. Teachings of Holy Quran and See rah is the first source for solution, Quran contains more than 700 (seven hundred) verses on nature and environment.

The need is to provide a system that is environmentally friendly. Unrelenting science, technology and mechanized life have distorted nature. This system devoid of values has reduced us from humanity to animals. In such a situation, it is the responsibility of each and every one of us to follow the Islamic teachings regarding health, sanitation and environmental protection and to promote awareness in this regard.

Key Words:dealt,Ahsan Ul Kha laqeen,elimination,sanitation

تمہید

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کے اطراف میں موجود تمام مخلوقات کو اس انسان نامی احسن الخالقین کے تابع کر دیا۔ اس کے گرد ونواح میں موجود تمام حیوانات ،نباتات اور جمادات اس کی خدمت کے لیے تخلیق کیے گے ہیں۔ یہ سب مل کر انسان کا ماحول بناتے ہیں ۔اس ماحول کا صحت مند اور محفوظ ہونا بے حد ضروری ہے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ اسی ماحول کو لا متناہی اندرونی و بیرونی خطرات درپیش ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی دنیا کے بڑے مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ ہے اس اور اس جیسے دیگر خطرات سے حفاظت کا اہتمام بھی اسی انسان حضرت کو کرنا ہے۔

یہ ماحولیاتی آلودگی اللہ کے نظام میں ردوبدل کا نتیجہ ہے انسان کی ظاہری ترقی کے حصول نے اس نظام کو اُلٹ پلٹ کر رکھ دیا۔انسان مسلسل ایسی غلطیاں کر رہا ہے جس کے نتیجے میں اس کا ماحول متاثر ہو رہا ہے ۔ کہیں جنگوں کی شکل میں ، کہیں ترقی کے نام پر جنگلات کاٹ کاٹ کر عمارتیں اور سڑکیں تعمیر کر رہا ہے انسان نے جب جب اس نظام میں مداخلت کی ہے قدرتی ماحول اس بے ترتیبی سے متاثر ہوا ہے۔

﴿ظَهَرَ ٱلۡفَسَادُ فِي ٱلۡبَرِّ وَٱلۡبَحۡرِ بِمَا كَسَبَتۡ أَيۡدِي ٱلنَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعۡضَ ٱلَّذِي عَمِلُواْ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُونَ﴾[1]

(خشکی اور تری میں لوگوں کے ہاتھوں سے کی ہوئی بد اعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا تا کہ اللہ انہیں

اُن کے بعض کر توتوں کا مزہ چکھائے، شاید وہ بعض آجائیں۔)

اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کو پیش نظر رکھ کر ماحول کو پاک وصاف رکھا جا سکتا ہے۔اگر اسلامی اُصولوں اور ضابطہ حیات کو اپنائیں تو ماحولیاتی آلودگی کے کے مسائل سے نبرد آزما ہوا جا سکتا ہے۔ سیرت نبوی ﷺ کو مثال بنا کر ماحول آگاہی مہم کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور اس بین الاقوامی خطرے سے نمٹا جا سکتا ہے۔

قدرتی ماحول کی تعریف

لفظ ماحول کا اطلاق ہمارے ارد گرد موجود سبھی جاندار و بے جان اشیاء پر ہوتا ہے۔ وہ تمام اشیاء جن پر انسان اپنی بقاء کے لیے انحصار کرتا ہے وہ مل کر اس کا ماحول بناتی ہیں۔ اس میں زمین، ہوا، پانی، مٹی، سب شامل ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف بریٹینکا میں ماحول کی تعریف یوں کی گئی ہے:

The condition that surround someone or some thing:the condition and the growth,health,progress,etc,of someone or something.[2] influences that affect the

گویا یہ تمام چیزیں مل کر اس کا ماحول بناتی ہیں۔

امام راغب اصفہانی نے ماحول کی تعریف یوں کی۔

وحول الشيء:جانبه الذی یمکنه ان یحول الیه۔3

(کسی شے کی وہ جانب جس کا احاطہ کرنا ممکن ہو)

قدرتی ماحول کو درپیش چیلنجز

1- سورۃ الروم:41

2 https://www.Britannica.com

3راغب الاصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد ،المفردات فی غریب القرآن، دارالقلم، الدارالشامیه، دمشق، 1412ھ، ج:1

ماحولیاتی آلودگی کا موضوع علمی حلقوں کا ایک اہم موضوع ہے تاہم عوامی سطح پر بنیادی شعور نہ ہونے کی وجہ سے یہ موضوع مسلسل نظر انداز ہو رہا ہے۔ یہ تلخ حقیقت ہے کہ غریب معاشرے میں لوگوں کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں کہ وہ ماحولیاتی صحت کے بارے میں سوچ سکیں جبکہ امیر معاشرے کی آرام دہ اور پُر تعیش طرزِ زندگی نے ماحولیاتی بحران کو جنم دیا ہے۔

"موجودہ زمانہ جو کہ نقل پر عقل کے غلبہ اور روحانیت پر مادیت کے غلبہ کا زمانہ ہے، اور مشینی دور ہے، اس میں انسانی زندگی کے تمام اقدار یکسر تبدیل ہو چکے ہیں، اور انسانی فکر و عمل نے مختلف قسم کے حالات پیدا کر دئے ہیں، اور اس کی وجہ سے بہت سے وہ مسائل جو ماضی میں کبھی زیر بحث نہیں آئے اب آچکے ہیں یا آرہے ہیں، ان ہی مسائل میں سے ایک مسئلہ ماحولیاتی آلودگی (Environmental Pollution) کا مسئلہ بھی ہے۔ بیسویں صدی کے نصف سے یہ مسئلہ عالمی مسئلہ بن کر ابھرا ہے، اور ۱۹۷۱ء میں ماحولیات کا علم عالمی سیاست کا حصہ بن گیا ہے، ۱۹۷۲ء میں اقوام متحدہ نے سویڈن کی راجدھانی "اسٹاک ہوم (Stokholm) "میں اس موضوع پر پہلا سمینار منعقد کیا، اور پھر ۱۹۹۷ء میں کائنات اور بالخصوص "کرۂ ہوا" کے لئے ماحولیات کے خلاف انسانی حرکتوں کے نقصان دہ ہونے کا عالمی سطح پر اعتراف کیا گیا، اور دن بدن اس کی خطرناکیوں اور اس کے منفی نتائج سے پوری دنیا متحرر ہے، بالخصوص ٹیکنالوجی سے مربوط وسیع صنعت کے فروغ کے بعد سے یہ مسئلہ حکومتوں کی توجہات کا مرکز بن گیا ہے۔"[4]

آلودگی (Pollution)، گلوبل وارمنگ (Global Warming)، آبادی میں بے تحاشہ اضافہ (Over Population)، آبی وسائل کا ضیاع، وسائل کی کمی (Lack of Resources)، جنگلات کا کٹاؤ (Defrostation)، دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی اِس وقت کے بڑے مسائل ہیں۔

آلودگی اس وقت دنیا کے بڑے بڑے مسائل میں سے ایک ہے۔ یہ صرف ترقی پذیر نہیں، بلکہ ترقی یافتہ ممالک کا بھی مسئلہ ہے۔ یہ انسانوں کے بقاء کے لیے ایک چیلنج بن گیا ہے۔ اس آلودگی کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے اور دیگر موسمیاتی تبدیلیاں بھی دیکھنے میں آرہی ہیں۔

ڈاکٹر شوقی احمد انسانی آلودگی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"انسانی آلودگی وہ ہے جو مختلف انسانی افعال کے نتیجے میں وجود میں آتی ہے جیسے ایٹمی دھماکے، کیمیائی مواد کا پھیلاؤ، گاڑیوں کا دھواں، اور اس کے علاوہ فیکٹریوں، گھروں اور دیگر انسانی سرگرمیوں سے جنم لینے والے وہ منفی اثرات جو آس پاس کو نقصان پہنچاتے ہوں۔"[5]

آلودگی کی کئی اقسام ہیں جیسے آبی آلودگی، فضائی آلودگی، زمینی آلودگی، کیمیکل اور نیوکلیئر آلودگی۔ انسان کی اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے آلودگی کی تمام اقسام انسانی زندگی کے لیے خطرہ بن چکی ہیں۔

دنیا نے جب گیسی مادوں کی ایجادات اور ان کے وسیع پیمانے پر استعمال کے دور میں قدم رکھا، صنعتی ترقی کے ذریعے مختلف الانواع ایجادات اور دریافتوں کے میدان میں انسان نے بے پناہ ترقی کی اس بے حس اور

---

4 www.ar.wikipedia.org

5 الدکتور شوقی احمد، الاسلام و حمایة البیئة، دارالعلم للنشر والتوزیع القاهره، 1999، ص132

بے ہنگم بھاگم بھاگ کی ترقی کی وجہ سے قدرتی ماحول پر انتہائی بھیانک اثرات مرتب ہوئے۔ آج ہر ترقیاتی منصوبہ کسی نہ کسی صورت میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔

جنگلات، درخت یہ سب ماحول کو خوشگوار اور صحت مند بناتے ہیں۔ماحولیاتی آلودگی کے سدباب کے لیے یہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لیکن یہ جنگلات بھی انسان کی نام نہاد ترقی سے متاثر ہو رہے ہیں۔

آج پوری دنیا میں موسم تبدیل ہو رہے ہیں، یہ مسئلہ چینج انہی درختوں پر کلہاڑے چلانے کی وجہ سے آرہی ہے۔ یہ درخت اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے، یہ درجہ حرارت کو کنٹرول کرتے ہیں، سیلابوں کو کنٹرول کرتے ہیں، ہمیں مفید اور جانفزا آکسیجن عطا کرتے ہیں اور یہ زندگی کے دشمن مادوں کو اپنے اندر جذب بھی کرتے ہیں۔ ہم ہیں کہ اس کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ ہم اس کے نہیں اپنی جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ مافیاز دنیا کے تمام ممالک میں موجود ہیں مگر ان کو کنٹرول کرنا ہر ملک کا بین الاقوامی فریضہ ہے۔

"جنگلات تیزی سے ختم ہو رہے ہیں، جن کی وجہ سے جنگلی حیات کو بھی خطرات لاحق ہیں ۔فضائی آلودگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، زمینیں بھی بنجر ہو رہی ہیں اور انسان کے لیے صاف فضاء میں سانس لینے سے لے کر خوراک تک کے بحران جنم لے رہے ہیں۔اور سب سے بڑھ کر ماحول میں تپش اور گرمی کا تناسب بڑھ رہا ہے۔"6

جنگلات کی طرح پانی بھی انسان کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک ہے اور تمام جانداروں کی زندگی کا دارومدار پانی پر ہے۔ دنیا کا بڑا حصہ تقریباً 70 فیصد حصہ اگرچہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے لیکن یہ بھی سچ ہے کہ سارا پانی قابل استعمال نہیں اور صرف 2 فیصد پانی قابل استعمال ہے۔پانی بھی آلودگی کا شکار ہو رہا ہے پانی کی بڑی مقدار صنعتی اور دیگر فضلات کی وجہ سے آلودہ اور زہریلا ہو چکی ہے۔ مزید یہ کہ دنیا آبی وسائل کی کمی کا شکار ہے۔

"ماحول میں گرین ہاؤس گیسوں کے تناسب میں اضافے کا باعث بنتی ہے، جس کی وجہ سے جہاں آب و ہوا اور درجہ حرارت میں تغیر پیدا ہوتا ہے وہاں سمندر کی گرمائش اور اس کی سطح میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے، اسی طرح بڑے بڑے گلیشیرز کے پگھلنے کا عمل بھی شروع ہو جاتا ہے اور انتہائی زیادہ طوفانی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔اس کا سب سے بڑا سبب انسان خود ہے۔" 7

آبادی میں اضافہ قدرتی وسائل کی کمی کا باعث بن رہا ہے جس حساب سے آبادی بڑھ رہی ہے اس تناسب سے وسائل کو دریافت اور استعمال نہیں کیا جا رہا۔ مختلف قدرتی وسائل جیسے صاف پانی، خوراک اور توانائی جیسے وسائل کی قلت کا سامنا ہے۔ آبادی میں اضافے اور وسائل میں مناسب تناسب نہ ہونے کی وجہ سے پوری دنیا مسائل کا شکار ہے۔ انہی وسائل کے حصول کے لیے کئی جنگیں لڑی جا چکی ہیں۔

اسی طرح ایک مسئلہ دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی کا بھی ہے شہروں میں آبادی کے قیام کے لیے درختوں کو تیزی سے کاٹا جا رہا ہے جس سے ماحول میں آکسیجن کی مقدار بُری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ ان سب اسباب نے مل کر ماحولیاتی آلودگی کو جنم دیا ہے۔

---

6 سید عزیز الرحمن، ماحولیات، جدید چیلنج اور تعلیمات نبوی ﷺ، التفسیر کراچی، جلد 14، شمارہ:35، جنوری تا جون 2022، ص 242

7 عبد الرحمن، ام ایمن، ماحولیاتی مسائل اور ان کا حل سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں ، جہات الاسلام، جلد:16، شمارہ:1، ص 6

قرآن وسُنت اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم میں قُدرتی ماحول کے حوالے سے ہدایات

مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن و حدیث ہی ہماری راہنمائی کے بنیادی ذرائع ہیں۔ دین اسلام جہاں دیگر مسائل کا حل پیش کرتا ہے وہاں قدرتی ماحول کے تحفظ اور ہر طرح کی آلودگی کے خاتمے کے لیے بھی ایک آفاقی لائحہ عمل دیتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا اولین متن "قرآن" ہے جو آپ کی سیرت وتعلیمات کا پہلا ماخذ ہے، اس میں مناظر قدرت اور ماحولیات کے تعلق سے تقریباً 700 (سات سو) سے زیادہ آیتیں ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانے کے لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر سر انجام دینے والی کاوشوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور اس خطرناک مسئلے سے بچنے کے لیے رہنما اصولوں کی نشاندہی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمینی آلودگی کے سدباب کے لیے کھیتی باڑی اور شجر کاری کی ترغیب دی ہے۔ آبی آلودگی سے بچنے کے لیے پانی کو صاف رکھنے اور اس میں گندگی نہ ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ ہوائی آلودگی کے روک تھام کے لیے ہوا کو بدبو اور گندگی سے پاک کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام کے لیے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بھرپور کوشش اور موثر حکمتِ عملی تھی جو آج کے دور میں بھی ہمارے لیے رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے

قرآن کریم ماحولیات کے باب میں پاک وصاف آب وہوا کو حیاتیات اور زندگی کے جملہ تصورات کی بنیاد قرار دیتا ہے:

﴿وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَرۡسَلَ ٱلرِّيَٰحَ بُشۡرَۢا بَيۡنَ يَدَيۡ رَحۡمَتِهِۦۚ وَأَنزَلۡنَا مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءٗ طَهُورٗا ٤٨ لِّنُحۡـِۧيَ بِهِۦ بَلۡدَةٗ مَّيۡتٗا وَنُسۡقِيَهُۥ مِمَّا خَلَقۡنَآ أَنۡعَٰمٗا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرٗا ٤٩﴾[8]

"اور وہی ذات ہے جس نے اپنی رحمت سے ہوائیں، بھیجیں جو بارش کی خوشخبری لے کر آتی ہیں، اور ہم نے آسمان سے پاک وصاف پانی اتارا تاکہ ہم بے جان زمینوں کو زندگی عطا کریں اور اس سے اپنے پیدا کردہ چوپائے اور بے شمار انسانوں کو سیراب کریں"

پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے بھی ماحولیاتی تحفظ اور وسائل کے تحفظ کے مختلف پہلوؤں کا بالاستیعاب احاطہ کیا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ماحولیاتی تحفظ اسلامی تعلیمات کا ایک اہم باب ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے ایک مومن پر ماحول کی حفاظت کے لئے زندگی کے اہم گوشوں میں متعدد فرائض عائد کردیئے ہیں جو اسلامی نقطہ نظر سے جملہ قدرتی وسائل کے تحفظ سے متعلق ایک ایمان والے کے مثبت طرزِ عمل کی عکاسی کرتے ہیں، جن وسائل حیات کا استعمال ہم اس زمین پر کرتے ہیں، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اس کا طریقہ استعمال اور انہیں برتنے کا انداز بڑے اعتدال و توازن اور کفایت شعاری کے ساتھ ملتا ہے۔

اسلام نے انسان کو مذہبی، معاشی اور معاشرتی اقدار کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی اقدار کی بھی تعلیم دی ہے۔ اوران کی پاسداری کو لازمی بھی قرار دیتا ہے۔

"اسلامی تعلیمات میں ماحول کے ساتھ فرد کا تعلق بعض اخلاقی ضوابط کے ذریعے جڑتا ہے۔ یہ خالق کائنات کی طرف سے انسانوں کی تخلیق اور زمین پر ملنے والے اپنے کردار کے ساتھ وجود پائے جاتے ہیں۔ خالقِ کائنات نے تمام رعنائیوں کے ساتھ اس کائنات کو تخلیق کیا ہے اور انسان اُس خالق کی متوازن ومتناسب تخلیق کا عظیم شاہکار ہے۔ انسان کا

---

8 سورۃ الفرقان:48،49

کردار صرف دیگر تخلیقات سے لُطف اندوز ہونے یا منفعت حاصل کرنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ انسان اسے ارد گرد کے ماحول کو محفوظ رکھنے اور ترقی دینے کی توقعات وابستہ ہیں۔"[9]

سب سے پہلے اسلام ہر فرد کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے کہ اپنے ارد گرد کا تحفظ انسان کی بنیادی ذمہ داری ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

كلكم راعٍ و كلكم مسؤل عن رعية۔[10]

(تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا)

جب ایک انسان کو ذمہ داری کا احساس ہوگا تو وہ وسائل کو ضائع نہیں کرئے گا اور ان کے استعمال میں احتیاط سے کام لے گا۔ کائنات کے خزانوں سے فائدہ حاصل کرنے سے نہ قرآن منع کرتا ہے اور نہ ہی انہیں ممنوع قرار دیتا ہے البتہ اعتدال کی راہ دکھاتا ہے۔

﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا۔ إِنَّ ٱلْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓاْ إِخْوَٰنَ ٱلشَّيَٰطِينِ﴾[11]

(اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو بے شک مال کو بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے مسلمان کی تعریف میں فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده۔[12]

(مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں۔)

اسلام نے پاکیزگی اور صفائی کو مومن کی پہچان بنا کر ماحولیات کے تحفظ اور گندگی کے ذریعے پیدا ہونے والی ہر قسم کی آلودگی کے خاتمے کی بنیاد رکھ دی، کیونکہ صفائی کسی ماحول کے غیر آلودہ ہونے کے لئے لازم وضروری ہے۔ نبی مکرم ﷺ نے اپنے گھروں، صحنوں، محلوں کی صفائی کی خاص طور پر تاکید فرمائی کیونکہ پچھلی اُمتیں اس سے تہی دامن نظر آتی ہیں۔

اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے درختوں کو بے دریغ کاٹنے سے منع فرمایا، حتیٰ کی حالتِ جنگ میں بھی درخت کاٹنے کی ممانعت آئی ہے نیز جانوروں کو قتل کرنے یا املاک کو نقصان پہنچا کر یا درختوں اور فصلوں کو تلف کرکے یا جلا کر ماحول کا پراگندہ کرنے پر سخت وعید آئی ہے۔ صرف اتنے کاٹے جا سکتے ہیں جو ضرورت کے لیے کافی ہوں۔

بقول سید ابوالاعلیٰ مودودی

"اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات میں درختوں کو کاٹنے کی واضح ممانعت آئی ہے۔ حتیٰ کہ حالت جنگ میں بھی درخت کاٹنے سے منع کیا گیا ہے تا آنکہ وہ دشمن کے لیے فائدہ مند نہ ہو جائیں۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان فوجوں کو اس بات کی ہدایت تھی کہ وہ شہروں اور فصلوں کو برباد نہ کریں۔"[13]

---

9 حسین محی الدین قادری، اسلام اور تحفظ ماحولیات، منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ص48

10 امام بخاری ، الجامع البخاری، بیروت، دارالقلم، ،كتاب الجمعة ،باب الجمعة فى القرى والمدن، ح893

11 سورۃ الروم:26،25

12 امام بخاری، الجامع الصحیح ،كتاب الايمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده، ح 10، بیروت، دارالقلم۔

13 سید ابوالاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام، دہلی، 1972، ص228

اسی بات کی تلقین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کی اور خلفائے راشدین نے بھی اس حکم کو برقرار رکھا اور ہر لشکر کو حکم دیا جاتا کہ وہ درختوں کو غیرہ کو نقصان پہنچا کر ماحولیاتی آلودگی کا سبب نہ بنیں۔ اس سلسلہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک قول بہت اہم ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (دوران جنگ) پھل دار درخت کاٹنے یا عمارت کو تباہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ کے بعد بھی مسلمان اسی پر عمل پیرا رہے۔[14]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درختوں کے کاٹنے سے منع بھی کیا اور جو زمین مسلمانوں کے قبضے میں آجاتی، اس حوالے سے مسلمانوں کو حکم تھا کہ وہ تین سال کے عرصے میں اُسے آباد کریں ورنہ قبضہ چھوڑ دیں۔[15]

اس کے ساتھ ساتھ شجرکاری کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿وَهُوَ ٱلَّذِيٓ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخۡرَجۡنَا بِهِۦ نَبَاتَ كُلِّ شَيۡءٖ فَأَخۡرَجۡنَا مِنۡهُ خَضِرٗا﴾[16]

(اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس سے ہر چیز اُگنے والی نکالی پھر ہم نے اس سے سبز کھیتی نکالی۔)

اسلام میں درخت لگانے کا عمل صدقہ ہے یہ عمل ایک عبادت اور کار ثواب ہے اور خشک و بنجر زمین کو سرسبز و شاداب بنانا سُنت ہے۔ اسلام نے ماحولیات کے تحفظ اور اسے آلودگی سے بچانے کی طرف اس وقت توجہ دلائی جب انسان کو ماحول کی اہمیت کا صحیح اندازہ بھی نہیں تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ان مسلمانوں میں سے کوئی نہیں ہے جو درخت لگاتا ہے یا بیج بوتا ہے اور پھر ایک پرندہ، یا کوئی شخص یا جانور اس سے کھاتا ہے لیکن اس کے لیے اسے ایک رفاہی تحفہ سمجھا جاتا ہے۔"[17]

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا:

"اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو، تو اسے چاہیے کہ کہ وہ پودا کاشت کر دے۔"[18]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"مَیں ایک دن درخت لگا رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم (درخت لگا رہا ہوں")۔[19]

حضرت قاسم مَوْلَىٰ بَنِي يَزِيد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ان کے پاس سے ایک شخص گزرا۔ اس وقت وہ دمشق میں پودا لگا رہے تھے۔ اس شخص نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے (ملامت کرنے میں) جلدی نہ کر۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

---

14 ابو عیسی محمد بن عیسی، ترمذی، بیروت، لبنان، کتاب السیر، باب فی التحریق والتخریب ح 1552۔

15 محمد حسین ہیکل، عمر فاروق، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ص 624

16 سورۃ الانعام:99

17 امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المزراعۃ، باب فضل الزراع والغرس اذا اکل منه۔

18 امام احمد بن حنبل ، المسند ، بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی، ، 3:191

19 امام ابن ماجه، سنن ابن ماجه، کتاب الادب،

فرماتے ہوئے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے) کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے[20]۔"

گویا جلیل القدر زاہد و عابد صحابی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے طرز عمل سے یہ واضح کیا کہ شجر کاری کی اسلام میں بہت اہمیت ہے اور وہ دنیا داری اور متاع دنیا کی تعبیر نہیں بلکہ عین عبادت اور کارِ ثواب ہے اور خشک اور بنجر زمین کو سرسبز و شاداب بنانا سُنت ہے۔

"عباسی دور حکومت میں باغوں کا اتنا شوق تھا کہ مختلف ملکوں سے درخت منگا کر لگاتے تھے، بعض باغوں کی لاگت دس دس ہزار اشرفی تک پہنچ جاتی تھی۔"[21]

شریعت میں ماحول اور اس کے عناصر کو تلف کرنے اور ضائع کرنے کی شدید مانعت وارد ہوئی ہے۔ نباتات و جانور انسانی زندگی کے لئے ناگزیر ہیں۔ ان کے بغیر حیات انسانی کا تصور محال ہے۔ حیوانات سے انسان غذا، چمڑا، اون، دودھ وغیرہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح نباتات سے قسم قسم کے پھل، جڑی بوٹیاں، دوایاں حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا تعلیمات اسلامی میں انہیں تلف کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ جانوروں اور نباتات کو بغیر ضرورت کے مارنے اور کاٹنے کو اسلام سختی سے منع کرتا ہے۔

یہ تمام انسانوں بالخصوص مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اس قدرتی ماحول کے تحفظ کے لیے سنجیدہ اقدامات کریں۔

بڑھتی ہوئی آبادی سے بہت سے مسائل جنم لیتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری منصوبہ بندی کے ضمن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاص حد سے تجاوز کرنے سے منع کیا۔ اس کی مثال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کے بعد قائم کی۔ مہاجرین کی ایک بڑی تعداد کو انتہائی سمجھداری اور محدود وسائل کے ساتھ رہائش اور کام کی فراہمی کو ممکن بنایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جب فتوحات کا سلسلہ جاری ہوا اور شہروں کی منصوبہ بندی کی گئی، تو شہر کوفہ کی تعمیر کے لیے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف سے یہ ہدایت جاری کی گئی کہ سڑکیں چالیس گز کی ہوں، گلیاں سات گز کی ہوں، اس سے کم نہ ہوں۔

اسلام نے نہ صرف شخصی یا ذاتی نظافت کا حکم دیا ہے بلکہ انفرادی و اجتماعی دونوں سطحوں پر انتہائی حد تک پاکیزگی اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اسلام ان تمام ذرائع کا سد باب کرتا ہے جس سے کسی فرد خاص کی طبیعت سلیمہ کو گزند پہنچے یا عام لوگوں کو تکلیف ہو۔ اپنی ذات، گھر، محلہ، ماحول، پڑوس، سڑکوں و راستوں، ندیوں و نالوں وغیرہ کی صاف صفائی کا حکم دیتا ہے۔ قرآن پاک صاف رہنے والے لوگوں کی تعریف بھی بیان کرتا ہے۔

﴿ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین﴾[22]

(بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

20امام احمد بن حنبل، المسند ، رقم الحدیث: 28270

21شاہ معین الدین ندوی، تاریخ اسلام، علم و عرفان پبلیشرز، لاہور۔ ج4، ص694

22البقرہ:۲۲۲

"حضور نبی اکرم ﷺ جب اسلامی لشکر کو مشرکین کی طرف روانہ فرماتے، تو یوں ہدایات دیتے،۔

"کسی بچّے کو قتل نہ کرنا، کسی عورت کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا، چشموں کو خشک و ویران نہ کرنا، درختوں کو نہ کاٹنا۔" [23]

ماحولیات کے تحفظ اور صحت و صفائی کے حوالے سے اسلام جہاں انسان کے بدن، کپڑے، مکان کی صفائی چاہتا ہے، وہیں آس پاس کی صفائی کی بھی تلقین کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے گھر سے باہر سڑکوں کی صفائی کا بھی حکم دیا ہے اور اس بات سے سختی سے منع کیا ہے کہ لوگ راستوں اور دیواروں کے سایے میں پیشاب یا پاخانہ کریں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے:

"دو قابل لعنت چیزوں سے بچو، راستے میں پیشاب پاخانے سے اور اس شخص سے جو لوگوں کے راستے یا سایے میں قضائے حاجت کرتا ہو۔[24]"

کھلے عام رفع حاجت کرنا، سڑکوں، پارکوں اور عام گزرگاہوں پر پان اور گٹکے کھا کر تھوکنا، پیشاب کرنا، گھروں کا آلودہ پانی گلیوں میں بہانا، گھروں کی گندگی اور کوڑا کرکٹ عام جگہوں پر ڈالنا، تعمیراتی کاموں کے وقت گرد و غبار روکنے کی تدابیر اختیار نہ کرنا، یہ سب دین اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ حضرت سعدؓ کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیسا اسراف ہے؟

حضرت سعدؓ نے کہا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (اس میں بھی اسراف ہے) اگرچہ کہ تم بہتی ہوئی نہر سے وضو کرو"۔[25]

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حدیث مبارکہ نسل انسانی کے لیے ایک عظیم درس کا درجہ رکھتی ہے اور آبی وسائل کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کتنے محتاط تھے، آج یہ بات ناقابل تصور سی لگتی ہے۔ آپ ﷺ نے امت کو پانی کے کم سے کم خرچ کرنے کی ایسی عملی تعلیم دی کہ آج آبی آلودگی کو موضوع بنا کر بحث و مباحثہ کرنے والے اپنی عملی زندگی میں پانی کے اتنے کم خرچ کو سوچ بھی نہیں سکتے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، جب مدینے سے قریب ہوئے تو لوگوں نے بلند آواز میں 'اللہ اکبر' کا نعرہ لگایا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اپنی آواز دھیمی رکھو) تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے۔

آپ ﷺ نے آج سے چودہ صدیوں پہلے اپنے پیروکاروں کو اسباب زندگی اور قدرتی وسائل کے استعمال کرنے کی تعلیم کتنے محتاط انداز میں ان کے تحفظ کا پورا خیال رکھتے ہوئے، فضول خرچی سے مکمل طور پر اجتناب اور کامل اعتدال کے ساتھ دی ہے، جو بالیقین ماحولیاتی تحفظ اور وسائل قدرت کے موزون و معتدل استعمال کے لئے ایک ابدی اصول اور دستور کی حیثیت رکھتی ہے۔

23بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبری، سعودی عرب، مکتبہ دارالباز، رقم 17927۔

24ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، بیروت دارالقلم، کتاب الطہارۃ، باب المواضع التی نہی النبیﷺ عن البول فیہا، حدیث: 26

25امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و سننہا،

دین اسلام کی ماحول دوست تعلیمات ، بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ دین اسلام کی تعلیمات ماحولیاتی آلودگی کو درست رکھنے میں اہم رول ادا کر سکتی ہے، لیکن بد قسمتی سے امت مسلمہ کا بڑا طبقہ ان امور کو دین کا حصہ نہیں سمجھتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اہل اسلام آگے آئیں اور اسلام کا نظام رحمت عملاً لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ علاوہ ازیں سائنس و ٹیکنالوجی میں بھی اس حوالے سے اصلاحات کی انتہائی ضرورت ہے۔[26]

ضرورت اس بات کی ہے کہ ایک ایسا نظام دیا جائے جو ماحول دوست ہو۔ بے لگام سائنس و ٹیکنالوجی اور مشینی زندگی نے فطرت کو مسخ کیا ہوا ہے۔ اقدار سے عاری اس نظام نے ہمیں انسانیت سے گرا کر حیوان کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ ایسے میں صحت و صفائی اور ماحولیات کے تحفظ کے حوالے سے اسلامی تعلیمات پر عمل اور اس حوالے سے شعور و آگہی کو فروغ دینا ہم میں سے ہر فرد کی ذمے داری ہے۔

تجاویز

الغرض اسلام کی یہ تعلیمات اور رسول اللہ ﷺ کی عملی کاوشیں ماحول دوستی کا واضح ثبوت ہیں اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے ماحولیاتی اقدار کے تحفظ پر کس قدر زور دیا۔ آخر میں ماحول کے تحفظ کے لیے چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

1. تمام انسان ماحول اور اس سے متعلقات کے حوالے سے اللہ کو جواب دہ ہیں یہ جواب دہی کا تصور اس کو ماحول کی حفاظت پر مجبور کر سکتا ہے۔
2. قُدرتی وسائل کا استعمال اعتدال، توازن اور حفاظت کے اُصولوں پر مبنی ہونا چاہیے۔
3. جدید ترین ٹیکنالوجی کو اپنا کر متبادل ذرائع کے ذریعے ماحول دوست پالیسیز بنائی جا سکتی ہیں۔
4. جنگلی حیات کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ اُن کے شکار پر پابندی عائد کی جائے۔
5. شجر کاری مہم میں تیزی لا ئی جائے اور جنگلات کے کٹاؤ سے ریز کیا جائے۔
6. اجتماعی صفائی کے ساتھ ساتھ انفرادی صفائی کو یقینی بنایا جائے۔
7. ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پالیسی بناتے ہوئے ماحول کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔
8. عوام میں شعور بیدار کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اُن نقصانات سے محفوظ رہا جا سکے جو ماحولیاتی تبدیلیوں کی صورت میں وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔

حوالہ جات

1. s- سورۃالروم:41
2. https://www.Britannica.com
3. راغب الاصفہانی،ابو القاسم الحسین بن محمد ،المفردات فی غریب القرآن، دارالقلم، الدار الشامیہ، دمشق، 1412ھ، ج:1
4. www.ar.wikipedia.org
5. الدکتور شوقی احمد، الاسلام و حمایۃ البیئۃ، دار العلم للنشر والتوزیع القاھرہ، 1999، ص132

[26] https://jang.com.pk/news/1096966

6. سید عزیز الرحمن، ماحولیات،جدید چیلنج اور تعلیمات نبوی ﷺ، التفسیر کراچی، جلد14، شمارہ:35، جنوری تاجون 2022، ص242

7. عبد الرحمن، ام ایمن، ماحولیاتی مسائل اور ان کا حل سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں، جہات الاسلام، جلد:16، شمارہ:1، ص6

8. سورۃ الفرقان:49،48

9. حسین محی الدین قادری، اسلام اور تحفظ ماحولیات، منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ص48

10. امام بخاری، الجامع البخاری، بیروت، دارالقلم، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ح893

11. سورۃ الروم:26،25

12. امام بخاری، الجامع الصحیح ،کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ، ح 10، بیروت، دارالقلم۔

13. سید ابو الاعلیٰ مودودی، الجہاد فی الاسلام، دہلی، 1972، ص228

14. ابو عیسی محمد بن عیسی، ترمذی، بیروت، لبنان، کتاب السیر، باب فی التحریق والتخریب ح1552۔

15. محمد حسین ہیکل، عُمر فاروق، الفیصل ناشران و تاجران کتب، لاہور، ص624

16. سورۃ الانعام:99

17. امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب المزارعۃ، باب فضل الزراع والغرس اذا اکل منہ۔

18. امام احمد بن حنبل، المسند، بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی،، 3:191

19. امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الادب،

20. امام احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:28270

21. شاہ معین الدین ندوی، تاریخ اسلام، علم و عرفان پبلیشرز، لاہور۔ ج4، ص694

22. البقرہ:۲۲۲

23. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبری، سعودی عرب، مکتبہ دارالباز، رقم17927۔

24. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، بیروت دارالقلم، کتاب الطہارۃ، باب المواضع التی نھی النبی ﷺ عن البول فیھا، حدیث:26

25. امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا،

26. https://jang.com.pk/news/1096966